

(۳۶)

## ہر ایک ترقی قربانی چاہتی ہے

(فرمودہ ۲۱۔ اگست ۱۹۱۳ء)

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیت تلاوت کی:-

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ  
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۱۔  
پھر فرمایا:-

آج میرا ارادہ تھا کہ ایک نہایت ضروری معاملہ کی نسبت تفصیل سے سناؤں چونکہ میری طبیعت کچھ اچھی نہیں ہے اس لئے مختصر طور پر کچھ ہدایات سنا دیتا ہوں۔

ہر ایک ترقی جو دنیا میں ہوتی ہے وہ کچھ قربانی چاہتی ہے کوئی قوم آج تک ترقی کی منزل پر نہیں چڑھی جب تک اس نے کچھ قربانی نہیں کی۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کو کتنا محبت پیار تھا حتیٰ کہ فرمادیا۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ۲۔ اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی ہو تو اس کیلئے ایک طریق ہے کہ تم میری پیروی کرو۔ تم خدا تعالیٰ کے محبوب ہو جاؤ گے لیکن آپ کو بھی مسلمانوں کو ترقی دینے کے لئے قربانیاں کرنی پڑیں۔ اپنا وطن ترک کیا، اپنے عزیز اور اپنے پیارے خادم قربان کرنے پڑے، پھر کسی کا باپ اور کسی کا بیٹا اور کسی کا بھائی قربان ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو ترقی دی۔

قربانیاں دو قسم کی ہوا کرتی ہیں۔ ایک وہ جو انسان خود کرتا ہے اور ایک وہ جو خود نہیں کرنی پڑتیں بلکہ جب مامور آتا ہے اور لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں اور ہنسی کرتے ہیں اور

کہتے ہیں کہ ہم بڑے ہیں اور تم رذیل ہو، ہم تمہارے تابع کس طرح ہو جائیں اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی پیاری جماعت کو بڑھانے کیلئے قربانی کرتا ہے۔ تب بیماریاں آتی، زلزلے اور قحط پڑتے، لڑائیاں ہوتی ہیں۔ اس وقت وہ خود سر لوگ گھٹنوں کے بل گرا دیئے جاتے ہیں۔ اور خدا کی مشیت بتلا دیتی ہے کہ جس شخص کی مخالفت تم نے کی وہ سچا ہے۔ یہ بھی ایک مامور کا زمانہ ہے اس زمانہ میں بھی اس قسم کی قربانیاں چاہئیں۔ ایک قربانی تو ہماری طرف سے چاہیئے اور ایک قربانی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ہماری طرف سے یہ قربانی ہوگی کہ جو عہد ہم نے اللہ سے کیا تھا اس کو ہم ثابت کر دیں کہ وہ بالکل سچا تھا اور اس کیلئے ہمیں جو قربانی بھی کرنی پڑے ہم کریں۔ اور ایک قربانی خدا کروائے گا تاکہ وہ اپنے رسول کو سچا ثابت کر دے اور بتا دے کہ وہ جو اس قلیل جماعت کو بُرا کہتے ہیں اور ان کو رذیل سمجھتے ہیں ان کا غلو ٹوٹے اور ان کو معلوم ہو کہ یہ سچ ہے۔

خدا کی طرف سے وہ قربانی شروع ہو چکی ہے۔ طاعون آئی اور خطرناک طور پر آئی اور زلزلے بھی آئے۔ وہ زلزلے تو دنیا کے کسی کسی حصہ پر آتے تھے مگر اب جو زلزلہ آیا ہے اس نے تمام دنیا کو پکڑ کر ہلا دیا ہے۔ اور وہاں ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی قربانیاں ہو رہی ہیں۔ دنیا اپنے مال و دولت پر گھمنڈ کرتی تھی کہ ہمیں اب کسی کی پرواہ کیا ہے۔ خدا نے ان کا یہ گھمنڈ دور کرنا ہے۔ پس اس وقت میں تمہیں اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے تو قربانی کر دی۔ خدا تعالیٰ مدتوں سے قربانیاں کر رہا ہے اس نے ہمارا اتنا انتظار فرمایا ہے۔ تم اب قربانی کرو۔ ہم میں اب تک بہت ہیں جنہوں نے اب تک کوئی قربانی نہیں کی۔ خدا تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ تم اپنا وعدہ پورا کرو تا تم پر انجام ہوں اور تمہیں ترقی ملے۔

جنگ میں فاتح و مفتوح دونوں چور ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان سے جنگ ابھی بہت دور ہے لیکن یہاں بھی اس کا اثر تجارت پر اور دیگر اشیاء پر پڑ رہا ہے۔ تو میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اول تو تم نے جو عہد اللہ سے کیا ہوا ہے اسے پورا کرو۔ دوسرے ایک عہد ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت سے لیا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اس گورنمنٹ سے وفاداری رکھنا۔ عہد کرنے تو آسان ہوتے ہیں لیکن ان کا نبھانا مشکل۔ اس وقت ہماری گورنمنٹ مشکل میں ہے اور یہی ایک موقع ایسا آیا ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کر کے دکھلائیں۔ اس میں صرف ہماری صداقت ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس تحریر کی بھی صداقت ہے جو

آپ نے گورنمنٹ کو لکھا تھا کہ مشکل کے وقت گورنمنٹ دیکھ لے گی کہ اس وقت جو رعایا اپنا مذہب فریضہ سمجھ کر وفادار ہوگی وہ یہی احمدیہ جماعت ہوگی ۳ اس لئے تمہیں ضروری ہے کہ اس عہد کو جس طرح بھی ہو سکے پورا کرنے کیلئے ہر ممکن سے ممکن کوشش کرو۔ اور جو عہد تم نے مسیح موعودؑ کے ساتھ کیا تھا اسے پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ کی جس طرح بھی ہو سکے مدد کرو۔ یہ دو باتیں ہیں تیسری بات یہ ہے کہ فاتح و مفتوح دونوں قوموں کو نقصان پہنچتا ہے۔ بعض دفعہ ایک قوم بظاہر فاتح معلوم ہوتی ہے لیکن درحقیقت وہ قوم اپنی حالت کے لحاظ سے مفتوح ہوتی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ تم خصوصیت سے دعا کرو کہ جو کچھ بھی ہو اللہ تعالیٰ اس جنگ سے اسلام کیلئے کوئی بہتر صورت پیدا کر دے۔

یہ جنگ ساری دنیا سے زالی جنگ ہے۔ تمام انبیاء نے اس کیلئے پیشگوئیاں کیں اور پھر حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اس کیلئے پیشگوئی فرمائی۔ یہ تمام انبیاء کا پیشگوئیاں کرنا اور یہ حشر کوئی لغو نہیں۔ یہ جنگ ایک عظیم الشان جنگ ہے آج تک دنیا میں کوئی ایسی جنگ نہیں ہوئی۔ ہم نہیں جانتے اس جنگ سے دین کیلئے کیا نتیجہ نکلے۔ تو تم آج سے ہی دعاؤں میں لگ جاؤ جو بھی اس کا نتیجہ ہو اللہ تعالیٰ اسے دین اسلام اور ہمارے سلسلہ کیلئے عمدہ اور بہتر بنائے۔ اگر لوگ دین کی طرف متوجہ نہ ہوں تو ہمارے پاس کوئی ایسی تدبیر نہیں کہ جس سے ہم ان کو دین کی طرف متوجہ کر لیں۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے فرماتا ہے۔ **وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ** جب میرے بندے گھبرا جائیں اور انہیں ایسی کوئی صورت نہ ملے جس سے انہیں اطمینان حاصل ہو تو میرے حضور دعا کریں میں دعا کرنے والے کی دعا کو جب وہ دعا کرے تو قبول کرتا ہوں۔ تو تم دعاؤں میں لگ جاؤ اور گورنمنٹ کی وفاداری کرو۔ یہ وقت ہماری صداقت اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے پرکھنے کا آیا ہے۔ یہ ایک آزمائش کا وقت ہے تم ہر ممکن سے ممکن کوشش سے گورنمنٹ کی خدمت کرو۔ ایک جاہل سے جاہل اور اجڈ انسان بھی گورنمنٹ کی خدمت کر سکتا ہے۔ ایک آدمی گھر سے باہر اس حالت میں رہ کر کام کر سکتا ہے جب اسے اس بات کا اطمینان ہو کہ میرے گھر میں بالکل فساد نہیں ہے اس صورت میں وہ باہر جم کر کام کر سکتا ہے۔

تو زمیندار یہ بہتر سے بہتر خدمت کر سکتا ہے وہ کوشش کر کے اپنے گاؤں میں کوئی فساد نہ ہونے دے۔ گورنمنٹ کو اپنے ملک کی طرف سے بالکل مطمئن کر دیں۔ یہ ایک عمدہ خدمت

ہے۔ اور مالدار آدمی یہ خدمت کر سکتا ہے کہ وہ زنجیوں کی مرہم پٹی اور بیواؤں اور یتیمی کی خدمت کیلئے چندہ دیں۔ یوں بھی بیواؤں اور یتیموں کی پرورش اور زنجیوں کی خبر گیری عمدہ کام ہے اور اس طرح گورنمنٹ کے لئے سہولت ہو جائے گی اور بہت کچھ قیمتیں ان کی رفع ہو سکتی ہیں تو یہ ایک پختہ دوکان ہو گئے۔ اور اہل قلم کیلئے بیسیوں خدمات ہیں۔ عوام میں وفاداری کے خیالات کو پھیلانا اور لوگوں کو ہر ایک قسم کی قربانی کیلئے تیار کرنا بھی ایک عمدہ اور اعلیٰ خدمت ہے۔

یہ ایک آزمائش کا وقت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس وقت وفاداری سے کام لیں۔ ہم نہیں جانتے کہ نتیجہ کیا ہوگا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم وفاداری سے کام لیں اور اپنے فرض کو پورا کریں۔ یہ انعام ہیں ان کو یاد کرو۔ اپنی زبانوں کو پورا کرو۔ گورنمنٹ کی وفاداری اپنے ہر قول و فعل سے ثابت کر دو۔ گورنمنٹ کی اندرونی مشکلات کو پورا کرنے کیلئے کوشش کرو۔ اپنے عہد کو پورا کرو۔ دعائیں کرو کہ کوئی نتیجہ ہو۔ اسلام بڑھے خدا کا نام پھیلے۔ خدا ایسا ہی کرے۔ آمین ثم آمین۔

(الفضل ۲۔ اگست ۱۹۱۴ء)

۱۔ البقرة: ۱۸۷

۲۔ ال عمران: ۳۲

۳۔ میں امید رکھتا ہوں کہ تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اول درجہ کے خیر خواہ پائے گی۔ (مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام حصہ سوئم صفحہ ۲۶۰ مطبوعہ بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور)